خودسازی یا خودسوزی

سیّد ریاض حسین شاہ

خودسازی یا خودسوزی

سید ریاض حسین شاہ

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی
روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے دوسروں کو پڑھائیے

تذکرہ

Path to Eternity
Philosophy of Taqwa
Dignified Love That Glorifies

ادارہ تعلیمات اسلامیہ ... III ... راولپنڈی۔ 0300-5141965
... H بلاک ... ماڈل ٹاؤن ... لاہور۔ 0322-4301986
ادارہ تعلیمات اسلامیہ W بلاک ... فیصل آباد۔ 041-8713691

کتب حاصل کرنے کے لئے رابطہ

خودسازی یاخودسوزی

خطبات

(4)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعا کے بعد سامعین آج ہم اپنی گفتگو میں دیکھتے ہیں کہ نفسِ انسانی کی تعمیر کیسے ہوسکتی ہے اور خود سازی کے مراحل کیسے طے کیے جا سکتے ہیں؟ یہ بات آسمانی ستاروں سے بھی زیادہ روشن تر ہے کہ تعمیرِ ذات کے بغیر تعمیرِ معاشرت ناممکن رہتی ہے۔ ایسی قوم جو فرقوں اور تفرقوں کی ظلمت میں ڈوبی ہوئی ہو اس کی سوچ میں وحدت کی خوشبو لانے کے لیے اور معاشرت سازی کے مسلمہ اصولوں سے شناسائی پیدا کیے بغیر اگرچہ اس ہدف تک رسائی مشکل رہتی ہے، تاہم مایوسی اور قنوطیت بذاتِ خود ایک بیماری ہے اس سے خلاصی ایمان کی برکات ہی سے ممکن ہو سکتی ہے۔ ہمیں اپنی ذاتی مصروفیات اور مشاغل میں ان امور کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے جن سے ایمان میں استحکام اور استقامت پیدا ہوسکتی ہو۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کڑے، تکلیف دہ اور مشاکل دار جہادی سفر سے واپس لوٹے تو خود سازی اور تعمیرِ ذات کے اہم عنوان کی طرف اشارہ فرمایا:

”ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں“۔

اس سے اشارہ نفس سے جہاد تھا۔

عصرِ رواں کا انسان اپنی ذات میں روحانی اقدار کے تمام خیمے اجاڑ چکا ہے۔ اس کی سوچیں تربیت کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں۔ وہ گھاس کے آوارہ تیلوں کی طرح بے جہت اڑ رہا ہے۔ اس کی زندگی کی ڈور کسی مربی اور مرشد کے ہاتھ میں نہیں۔ وہ نفسانی لذوذ کے کالے

پہاڑوں میں آزاد خیالی اور جنسی رومان کے جنات کی صحبت میں اڑتا پھر رہا ہے، شہوات کے بھوت اس کو مضمحل کر رہے ہیں، لذت کوشیوں کا وہ دیوانہ بن چکا ہے، آرام طلبی اس کا منشور بنتا جا رہا ہے، ہر بری عادت کے ساتھ اس کی یاری مضبوط ہو رہی ہے۔ اہل علم شہرت طلبی، ریا کاری، خرافات اور مادی دیوانگی کے صحرا کو گلستاں تصور کر بیٹھے ہیں۔ بے ادبیاں اور گستاخیاں آہستہ آہستہ انسانی وجود کی ریاستوں کو مغلوب کر رہی ہیں۔ مغربی معاشروں کی طرح انسان نسبی خصائل کا دشمن ہوتا جا رہا ہے، اس لیے کہ وہ خود بے پدر، بے مادر اور بے برادر ہوتا جا رہا ہے۔

''کرونا'' کے اس دور میں ہمارے لیے تعمیرِ شخصیت کا سبق پڑھنا مشکل نہیں رہا۔ جسم کے اندر جس طرح بیماریوں کے جراثیم اور وائرس داخل ہوں تو جسم جل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے بچنے کے لیے احتیاط اور دوا اور عزم مصمم اور قوت مدافعت ضروری ہوتی ہے، اسی طرح روحانی اصلاح کے لیے بھی احتیاط کرنی پڑتی ہے کہ بُری عادات اور بُری سوچوں کا وائرس وجود میں داخل نہ ہو اور ان اسباب سے ہم قریب نہ ہوں جو ہمیں بُرا مسلمان اور بُرا انسان بنا سکتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے خصائل حمیدہ کا جیسے سرچشمہ خود انسان کے اندر رکھا ہے۔ ایسے ہی بُری عادات کا گٹر بھی انسان کے اندر ہی موجود ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ بدن کے اندر سے بدی کے خیمے اجاڑنے کے لیے تو حضور ﷺ کی خاص نظر چاہیے۔ پاک دھرتی کے ابھرتے ہوئے نعت گو شاعر مقصود شاہ نے اچھے جذبے حنوط کیے ہیں:

انھی سے ملتی ہے ہر اک دوائے دردِ نہاں
بہ سوئے شاہ نظر کن، وغم مکن، مرے دل

یا پھر بقول جالبؔ

رخ زندگی پر جو کچھ زندگی ہے
انھی کا کرم ہے، انھی کا ہے احساں

مناتے ہیں چھپ چھپ کے ہم ان کی یادیں
جو باطل شکن تھے جو تھے مردِ میداں

سامعین!

ہم نے بس کوشش یہ کرنی ہے کہ خود سازی کا شعور پیدا ہو جائے اور نفوس کی بدراہیوں سے ہم جان چھڑا کر نفسِ مطمئنہ کی دولت پا لیں۔

حضرت علی کا ارشاد گرامی ہے:

''جس نے خود کو زندگی کے اعلیٰ علائق سے نوازنا ہو وہ اپنی اصلاح کا آغاز اپنے ہی نفس سے کرے''۔

پیارے صاحبو!

تم نے اپنی زندگی کو ''ڈیزائن'' کرنا ہے۔ اسے پُرکشش اور دیدہ زیب بنانا ہے۔ یہ جب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ تم اصلاحی مراقبہ کرو اور تم سمجھو کہ بُری عادتیں کون سی ہیں ان کو دور کرنے کے لیے مخلصانہ کوشش کرو، اپنے آپ کو سدھارو، اپنے آپ کو ٹھیک کرو، حسن اخلاق کو اہمیت دو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو بہو اطاعت کرو۔ اگر اندر حسد کا گھن لگ گیا ہے تو اس کی صفائی کرو اگر حالات نے تم کو ضدی بنا لیا ہے تو پھر ضد کو ختم کرو۔ عہد شکنی اور بے وفائی بُری چیزیں ہیں اس ناسور سے بچو۔ ''عبادت'' کو زندگی کا حصہ بناؤ، روزانہ ذکر کرو، نماز با جماعت کی پابندی کو دین سمجھو، درود شریف پڑھنا زندگی کی اہم ضرورت جانو، تلاوت کبھی ترک نہ کرو اور اپنے آپ کو بنانے کے لیے ایمان و علم کی روشنی میں محنت کرتے رہو۔ علامہ اقبال خودی، خود سازی ہی کو سمجھتے تھے یقین جانو خود سازی کا جذبہ ہی انسانی خودی کا مقام بلند کرنے والی نعمت ہے۔

اصلاح اور خود سازی کے لیے ہر شخص اور ہر آدمی کو تربیت کے سانچہ میں ڈھالنا پڑے گا:

(1) عقیدہ اور ایمان قرآن سے وابستگی کے بغیر نہیں بن سکتا۔ انفرادی تشکیل کے لیے انتہائی ضروری ہوگا کہ ہم ''مردِ مومن'' کا کامل مفہوم سمجھیں۔

(2) اسوۂ رسول ہمارے لیے مشعل راہ ہے لیکن سنت کا مفہوم ہمیں فقہاء کے طریقے پر سمجھ کر سیدھے راستے پر حزم واحتیاط اور ہمت وسعی کے ساتھ تیز چلنا ہوگا۔ سنت کا صحیح فہم ہی اس مسئلہ کو حل کرے گا۔

(3) قرآن حکیم اور اسوۂ رسول کے مطالعے کے دوران ندرت آمیز، اچھوتی اور دلکشا باتوں کو یادرکھنا ہوگا۔ جب ہم اس عمل اور روحانیت میں مقناطیسیت پیدا کریں گے تو یہ چیز معاشرہ کو اعتدال کی شارع پر لانے میں معاون ثابت ہوگی۔

(4) ہم مسلمان ہیں ہمیں مسلم گھرانوں پر توجہ رکھنی ہے کہ ان کے اندر کا ماحول اسلامیت کی فضا سے محروم نہ ہو۔ خصوصاً خواتین اور بچیاں مستقیم المزاج ہوں اور گھر کا ماحول صاف رکھنے میں ممد اور معاون ثابت ہوں۔

(5) ہمارے معاشروں کا اصل ناسور یہ ہے کہ ہمیں اندر سے کھوکھلا کیا جارہا ہے۔ مغربیت کی مصنوعی سوچیں جن میں مسلمانوں سے حسد اور بغض کی آگ بھری ہوئی ہے اور وہ لوگ اپنے شعوری اقدامات سے مسلم معاشروں کو بے سوچ اور بے شعور بنا رہے ہیں۔

(6) مغربیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کا نظامِ تعلیم تباہ کیا۔ پہلے ایسا نظام دیا جو صرف کلرک پیدا کرسکتا تھا۔ ہمت افزاء بات اس وقت یہ تھی کہ مسلمانوں نے اپنا مذہبی تربیتی نظام وضع کیا اور اس کی طاقت سے خود کو محفوظ کیا اب مذہبی نظام تربیت کو بھی اجاڑنے کی کوشش ہورہی ہے۔

(7) اہل علم کو بے جہت، بے فائدہ اور وقت سوز قسم کی الجھنوں میں مبتلا کرکے ضائع کرنے کی سعی ہورہی ہے۔

(8) بے سود سائنسی اکتشافات سے مسلمانوں کی دولت اور کوشش بے سمت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(9) جنسی انارکی جوہر صلاحیت کو جلادیتی ہے اسے عام اور ارزاں کیا جارہا ہے۔ ”میرا

جسم میری مرضی‘‘ ایسا مرض نعرہ بنا کر وجود انسانیت کو ننگ انسانیت بنانے کی کوشش ہورہی ہے۔

(10) مسلمانوں کا نظام تبلیغ جڑ سے اکھیڑنے کی شعوری کوشش ہورہی ہے۔

(11) میڈیا کو مذہب کے خلاف طوفان بنانے کے لیے ان کی مالی معاونت ہورہی ہے۔

لادینیت کے پے در پے حملے سمجھنے کے لیے مسلمانوں کو ذہنی اور روحانی لحاظ سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمارے مخالفین کی کوششوں کا مدار یہ پانچ چیزیں ہیں:

(1) اللہ کے بارے میں الحاد اور شک، روحانیت سے انکار، اخروی جزا و سزا کو فراموش کرنا اور مادیت کی یلغار کر دینا۔

(2) حضور ﷺ اور آل و اصحاب کے ناموس کے بارے میں حساسیت کا ختم کرنا۔

(3) اباحیت پیدا کرنا، لذتوں پر لٹو ہونا اور خواہشات کے سمندر میں تموج پیدا کرنا

(4) لوگوں میں خود غرضی کی حس میں تحریک پیدا کرنا۔

(5) اسلامی ’’شعائر‘‘ کو کمزور کرنا اور ان کے خلاف معاشی حربے استعمال کرنا۔

میرے پیر و مرشد ارشاد فرماتے تھے:

’’معبود کی محبت میں دشمن کو پہچان کر زندگی بسر کر دینا فراست ہے‘‘۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث مروی ہے:

’’سب سے افضل نماز ہے

اس کے بعد درجہ صدقہ کا ہے

تیسرے درجہ پر قرآن شریف کی تلاوت ہے

یہ تین کام بجا لانے والا میری امت سے ہے اور وہ جنت میں جائے گا‘‘۔

خودسازی کے لیے یہ تینوں کام ضروری ہیں۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے۔ آپ کے نزدیک تعمیرِ شخصیت کے تین ارکان ہیں۔

سخاوت، شفقت اور تواضع

آپ فرمایا کرتے تھے:

''سخاوت مثل دریا ہونی چاہیے''۔

اور شفقت مثل آفتاب

جبکہ تواضع مثل زمین ہونی چاہیے

سید شاہ نجیب بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

''خداشناسی خودسازی کا ذریعہ ہے یہ نہ ہو تو زندگی خودسوزی ہے''۔

❁❁❁❁❁